قرآن وحدیث کی روشنی میں شفاعتِ مصطفٰی کے ثبوت پر انتہائی مختصر وجامع تحریر

اِسْمَاعُ الْاَرْبَعِیْن فِیْ شَفَاعَةِ سَیِّدِ الْمَحْبُوْبِیْن

کی تسہیل وتخریج بنام

شفاعت کے متعلق 40 حدیثیں

مُصَنِّف: اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ کتب اعلیٰ حضرت)

پہلے اِسے پڑھ لیجئے

قیامت کے دن سورج بالکل سر پر ہوگا جس کی تپش سے دماغ کھولتے ہونگے، جو جتنا گناہگار ہوگا وہ اتنی ہی تکلیف میں ہوگا، جسم سے اتنا پسینہ بہے گا کہ زمین کے اندر سَتّر گز تک جذب ہو جانے کے بعد اوپر آئے گا تو کسی کے ٹخنوں کسی کے گھٹنوں کسی کے سینے اور کسی کے گلے تک ہوگا، پیاس کی شدت کا یہ عالَم ہوگا کہ زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، کچھ کی تو منہ سے باہر نکل آئیں گی، کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہوگا، ماں باپ بیوی بچے سب ایک دوسرے سے پیچھا چھڑائیں گے، اِن کے علاوہ ہزارہا مصیبتوں میں مبتلا ہوئے جب قیامت کے پچاس ہزار سالہ دن کا آدھے کے قریب حصہ گزر جائے گا تو اہلِ محشر مشورہ کریں گے کہ کوئی سفارشی ڈھونڈا جائے تو حضرت سَیِّدُنَا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں حاضری کا طے ہوگا چنانچہ وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر شفاعت کی التجا کریں گے تو وہ انہیں حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جانے کا فرمائیں گے، وہاں سے حضرت ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام پھر حضرت موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام پھر حضرت عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں پہنچیں گے اور آخر کار روتے چلّاتے ٹھوکریں کھاتے سَیِّدُ الْکَوْنَیْن، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پہنچ کر مُژدۂ شَفاعت سنیں گے اور یوں شفاعت کا سلسلہ شروع ہوگا۔

یاد رہے شفاعتِ کُبریٰ کا منصب سردارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خصائص میں سے ہے، جب تک آپ شفاعت کا دروازہ نہیں کھولیں گے کوئی بھی شفاعت نہیں کر سکے گا بلکہ جتنے بھی شفاعت کریں گے وہ پہلے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں شفاعت لائیں گے۔ (بہارِ شریعت،۱/۷۰ ملخصاً) منصبِ شفاعت حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیا جا چکا ہے، جو شخص آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے کسی بھی قِسم کی شفاعت کا انکار کرے وہ گمراہ ہے۔ (بہارِ شریعت،۱/۷۲ ملخصاً)

شفاعتِ مُصطفٰی کے ثبوت پر امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چند صفحوں میں 5 آیات اور 40 احادیثِ کریمہ جمع کرتے ہوئے یہ رسالہ تحریر فرمایا جسے دعوتِ اسلامی کی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ تسہیل و تخریج کے ساتھ بنام **"شَفاعت کے متعلق 40 حدیثیں"** پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔

اس رسالہ پر شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت میں درج ذیل کام کئے گئے ہیں:

(1) آیات واحادیث کے حوالہ جات کی حَتَّی الْمَقْدُور تخریج کی گئی ہے۔

(2) مشکل الفاظ کی تسہیل اور مشکل الفاظ پر اعراب کی کوشش کی گئی ہے۔

(3) متنِ اَحادیث پر مکمل اعراب لگائے گئے ہیں تاکہ عام اسلامی بھائیوں کو پڑھنے میں آسانی ہو۔

(4) جو اصطلاحات استعمال ہوئیں ان کی حاشیہ میں تعریف ذکر کر دی گئی ہے۔

(5) جہاں ترجمہ امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نہیں ہے وہاں بریکٹ میں ترجمہ کیا گیا ہے اور امتیاز کیلئے آخر میں "ت" لکھدیا گیا ہے۔

(6) جس آیت کا ترجمہ امام اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نہیں ہے وہاں کَنْزُ الْاِیْمَان سے ترجمہ کیا گیا ہے۔

(7) متنِ احادیث کو ڈبل بریکٹ (( )) اور کتابوں کے ناموں کو انورٹڈ کاماز " " کے ذریعے ممتاز کیا گیا ہے۔

(8) ماخذ و مراجع کی فہرست مع مطابع وسنِ طباعت تیار کی گئی ہے۔

(9) آخر میں فہرستِ مضامین بنائی گئی ہے۔

ہماری اس کوشش میں جو بھی خوبی نظر آئے وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی توفیق اور شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں اور امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عنایتوں اور شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں کا نتیجہ ہے اور جو بھی خامی ہو اس میں ہماری کوتاہی کا دَخْل ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بَشمول اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

(شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت)

۲۲ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۹ھ / 03.09.2018

اِسْمَاءُ الْاَرْبَعِیْن فِیْ شَفَاعَةِ سَیِّدِ الْمَحْبُوْبِیْن (۱۳۰۵ھ)

(محبوبوں کے سردار کی شَفاعت کے بارے میں چالیس حدیثیں سنانا)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَسْئَلَہ کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ میں کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا شَفِیْع ہونا کس حدیث سے ثابت ہے؟ بَیِّنُوْا تُؤْجَرُوْا (بیان فرمایئے اجر پایئے۔ت)

اَلْجَواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْبَصِیْرِ السَّمِیْعِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی الْبَشِیْرِ الشَّفِیْعِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ کُلَّ مَسَاءٍ وَسَطِیْعٍ.

(سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو دیکھنے سننے والا ہے اور صبح وشام دُرود وسلام نازل ہوں بشارت دینے، شفاعت کرنے والی ذات اور ان کی آل واصحاب پر۔ت)

سُبْحٰنَ اللہ! ایسے سوال سُن کر تَعَجُّب آتا ہے کہ مسلمان ومُدَّعِیانِ سُنِّیت[1] اور ایسے واضح عقائد میں تَشْکِیْک[2] کی آفت، یہ بھی قُربِ قیامت کی ایک علامت ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ احادیثِ شفاعت بھی ایسی چیز ہیں جو کسی طرح چُھپ سکیں!، بیسیوں صحابہ، صدہا[3] تابعین، ہزارہا محدثین ان کے راوی، حدیث کی ہر گُونَہ[4] کتابیں

---

1 ... یعنی سُنّی ہونے کا دعویٰ کرنے والے۔

2 ... شک میں مبتلا ہونے۔

3 ... سینکڑوں۔

4 ... ہر طرح کی۔

صِحاح [1]، سُنَن [2]، مَسانید [3]، مَعاجیم [4]، جَوامع [5]، مُصَنَّفات [6] ان سے مالا مال۔ اہلِ سُنَّت کا ہر مُتَنَفِّس [7] یہاں تک کہ زَنان واَطفال [8] بلکہ دَہقانی جُہَّال [9] بھی اس عقیدے سے آگاہ۔ خدا کا دیدار، محمد کی شفاعت ایک ایک بچے کی زبان پر جاری، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ وَشَرَّفَ وَمَجَّدَ وَكَرَّمَ (اللہ تعالیٰ ان پر دُرود وسلام نازل فرمائے، برکت دے، عزت وفضیلت اور بزرگی عطا کرے۔ت) فقیر غَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهٗ (اللہ تعالیٰ اِس کی مغفرت فرمائے۔ت) نے رسالہ "سَمْع وَطَاعَة لِأَحَادِيْثِ الشَّفَاعَة" میں بہت کثرت سے ان احادیث کی جمع و تلخیص کی، (یہاں) بہ نہایتِ اِجمال [10] صرف چالیس حدیثوں کی طرف اِشارت [11] اور ان سے پہلے چند آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت کرتا ہوں۔

1... صحاح: حدیث کی وہ کتابیں جن میں صرف احادیثِ صحیحہ ذکر کرنے کا اِلتزام کیا گیا ہو، جیسے: صحیح بخاری و مسلم۔

2... سنن: حدیث کی وہ کتابیں جن میں ابوابِ فقہ کی ترتیب پر فقط احادیثِ احکام جمع کی گئی ہوں، جیسے: سنن ابو داود۔

3... مسانید: حدیث کی وہ کتابیں جن میں ہر صحابی کی مرویات الگ الگ جمع کی جائیں، جیسے: مسند امام احمد وغیرہ۔

4... معاجیم: حدیث کی وہ کتابیں جن میں اسمائے شیوخ کی ترتیب سے احادیث لائی جائیں، جیسے: معجم طبرانی۔

5... جوامع: حدیث کی وہ کتابیں جن میں آٹھ عنوانات کے تحت احادیث لائی جائیں۔ وہ آٹھ عنوانات یہ ہیں: سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشراط، مناقب۔ (تيسير مصطلح الحديث، ص ۱۲۸، نصاب اصول حدیث، ص ۲۱)

6... مصنفات: حدیث کی وہ کتابیں جن میں ترتیب ابوابِ فقہ پر ہو اور احادیثِ مرفوعہ کے ساتھ موقوف و مقطوع احادیث بھی مذکور ہوں۔ (جامع الاحادیث، ۱/۵٦۷)

7... یعنی ہر زندہ دل سُنّی۔

8... خواتین اور بچے۔

9... اَن پڑھ گنوار۔

10... یعنی انتہائی اختصار کے ساتھ۔

11... اشارہ۔

اَلۡاٰیَات

آیتِ اُولیٰ : قَالَ اللهُ تَعَالٰی (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ت):

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ﴿۷۹﴾ قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقامِ محمود میں بھیجے۔

(پ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۹)

حدیث شریف میں ہے: حضور شَفِیۡعُ الۡمُذۡنِبِیۡن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم سے عرض کی گئی: مقامِ محمود کیا چیز ہے؟ فرمایا: ((هُوَ الشَّفَاعَةُ))[1] وہ شفاعت ہے۔

آیتِ ثانیہ: قَالَ اللهُ تَعَالٰی:

وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ﴿۵﴾ اور قریب تر ہے تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تُو راضی ہو جائے گا۔

(پ۳۰، الضحی: ۵)

دیلمی "مُسۡنَدُ الۡفِرۡدَوۡس" میں اَمِیۡرُ الۡمُؤۡمِنِیۡن مَوۡلٰی عَلی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجۡھَہ سے راوی، جب یہ آیت اُتری حُضور شَفِیۡعُ الۡمُذۡنِبِیۡن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ((إِذًا لَا أَرْضٰى وَوَاحِدٌ مِنْ أُمَّتِيْ فِي النَّارِ))[2] یعنی جب اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی کر دینے کا وعدہ فرماتا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْه.

(اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان پر درود و سلام اور برکت نازل فرما۔ت)

---

1 . . . ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ بنی اسرائیل، ۹۳/۵، حدیث: ۳۱۴۸۔

2 . . . شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الخامس، النوع الخامس، ۴۴۸/۸ (عن مسند الفردوس)۔

مسند الفردوس، فصل فی تفسیر القرآن، ۴۰۶/۴، حدیث: ۷۱۷۹ (عن ابن عباس موقوفاً بنحوہ)۔

طَبرانی "مُعجم اَوسط" اور بَزّار "مُسْنَد" میں جناب مَولَی الْمُسْلِمِیْن[1] رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے راوی، حضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ((أَشْفَعُ لِأُمَّتِي حَتّٰى يُنَادِيَنِيْ رَبِّيْ قَدْ رَضِيْتَ يَا مُحَمَّدُ؟ فَأَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ قَدْ رَضِيْتُ))[2] میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب پکارے گا اے محمد! تو راضی ہوا؟ میں عرض کروں گا: اے رب میرے! میں راضی ہوا۔

آیتِ ثالثہ: قَالَ اللہُ تَعَالٰی (اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ت):

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ (پ۲۶، محمد: ۱۹)	اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مَردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کو حکم دیتا ہے کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہ مجھ سے بخشواؤ، اور شفاعت کا ہے[3] کا نام ہے!

آیتِ رابعہ: قَالَ اللہُ تَعَالٰی:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾ (پ۵، النسآء: ۶۴)	اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں، تیرے پاس حاضر ہوں پھر خدا سے اِستغفار کریں اور رسول ان کی بخشش مانگے تو بیشک اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

---

1 ... یعنی مولائے کائنات سَیِّدُنا علیُّ الْمرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم۔

2 ... معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۵۹۰، حدیث: ۲۰۶۲۔
مسند البزار، مسند علی بن ابی طالب، ۲/۲۴۰، حدیث: ۶۳۸۔

3 ... کس چیز۔

اس آیت میں مسلمانوں کو ارشاد فرماتا ہے کہ گناہ کرکے اس نبی کی سرکار[1] میں حاضر ہو اور اس سے درخواستِ شفاعت[2] کرو، محبوب تمہاری شفاعت فرمائے گا تو ہم یقیناً تمہارے گناہ بخش دیں گے۔

آیتِ خامسہ: قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ (پ۲۸، المنفقون: ۵)	جب ان منافقوں سے کہا جائے کہ آؤ رسولُ اللہ تمہاری مغفرت مانگیں تو اپنے سر پھیر لیتے ہیں۔

اس آیت میں منافقوں کا حالِ بد مآل ارشاد ہوا[3] کہ وہ حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے شفاعت نہیں چاہتے پھر جو آج نہیں چاہتے وہ کل نہ پائیں گے۔ اللہ دنیا و آخرت میں ان کی شفاعت سے بَہرہ مند[4] فرمائے۔ ع

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے مُنکِر آج ان سے التجا نہ کرے

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَحِزْبِهٖ أَجْمَعِیْنَ.

(اللہ تعالیٰ دُرود نازل فرمائے گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے پر اور اُن کی آل، اَصحاب اور تمام اُمت پر۔ت)

---

1 ... بارگاہ۔

2 ... شفاعت کی گزارش۔

3 ... یعنی برے انجام والی حالت بیان ہوئی۔

4 ... یعنی مُشرّف۔

اَلْاَحَادِیْث

شَفاعتِ کُبریٰ کی حدیثیں جن میں صاف صَرِیح[1] ارشاد ہوا کہ عَرصاتِ محشر[2] میں وہ طویل دن ہوگا کہ کاٹے نہ کٹے[3] اور سَروں پر آفتاب[4] اور دوزخ نزدیک، اُس دن سورج میں دس برس کامل کی[5] گرمی جمع کریں گے اور سَروں سے کچھ ہی فاصلہ پر لا رکھیں گے[6]، پیاس کی وہ شدت کہ خدا نہ دکھائے، گرمی وہ قیامت کہ اللہ بچائے، بانسوں پسینہ[7] زمین میں جَذب ہو کر اوپر چڑھے گا یہاں تک کہ گلے گلے سے بھی اونچا ہوگا، جہاز چھوڑیں تو بہنے لگیں، لوگ اس میں غوطے کھائیں گے، گھبرا گھبرا کر دل حلق تک آجائیں گے۔[8] لوگ ان عظیم آفتوں میں جان سے تنگ آکر شَفِیْع[9] کی تلاش میں جابجا[10] پھریں گے، آدم و نوح، خَلیل و کَلیم و مَسیح عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم کے پاس

---

1 ... یعنی واضح ترین طور پر۔

2 ... میدانِ حشر۔

3 ... پ ۲۹، المعارج: ۴۔

4 ... مسلم، کتاب الجنة... الخ، باب فی صفة یوم القیامة... الخ، ص ۱۱۷۳، حدیث: ۷۲۰۶۔

5 ... پورے دس برس جتنی۔

6 ... مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب قیام الساعة، ۱۰/ ۳۳۸، حدیث: ۲۱۰۱۴۔

7 ... بہت سارا پسینہ۔

8 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب قول اللہ تعالیٰ: الا یظن اولئک انہم مبعوثون... الخ، ۴/ ۲۵۵۔

مسند امام احمد، مسند الشامیین، ۶/ ۱۴۶، حدیث: ۱۷۴۴۴۔

معجم اوسط، ۱/ ۵۳۵، حدیث: ۵۳۵، حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۵/ ۴۰۹، رقم: ۷۵۴۶۔

9 ... شفاعت فرمانے والے۔

10 ... جگہ جگہ۔

حاضر ہو کر جواب صاف[1] سنیں گے، سب انبیاء فرمائیں گے: ہمارا یہ مرتبہ نہیں ہم اس لائق نہیں ہم سے یہ کام نہ نکلے گا، نَفْسِی نَفْسِی، تم اور کسی کے پاس جاؤ، یہاں تک کہ سب کے بعد حُضور پُرنور خَاتَمُ النَّبِیّٖن، سَیِّدُالْاَوَّلِیْن وَالْاٰخِرِیْن، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ((أَنَا لَهَا أَنَا لَهَا)) فرمائیں گے یعنی میں ہوں شَفاعت کے لیے، میں ہوں شفاعت کے لیے۔ پھر اپنے ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سجدہ کریں گے اُن کا رب تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ارشاد فرمائے گا:((يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّع))[2] اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور عَرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا ہو گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہے۔

یہی مقامِ محمود ہو گا جہاں تمام اَوَّلین و آخرین میں حُضور کی تعریف و حمد و ثنا کا غُل[3] پڑ جائے گا اور موافق و مخالف[4] سب پر کُھل جائے گا بارگاہِ الٰہی میں جو وَجاہت[5] ہمارے آقا کی ہے کسی کی نہیں اور مالکِ عظیم جَلَّ جَلَالُہٗ کے یہاں جو عَظمت ہمارے مَولیٰ کے لیے ہے کسی کے لیے نہیں وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن. (اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے

---

1 ... یعنی صاف انکار۔

2 ... بخاری، كتاب التوحيد، باب كلام الرب عزوجل يوم القيامة مع الانبياء وغيرهم، ۴/ ۵۷۷، حديث: ۷۵۱۰، بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ: لما خلقت بیدی، ۴/ ۵۴۲، حدیث: ۷۴۱۰۔

3 ... شور۔

4 ... اپنے اور پرائے۔

5 ... عزت۔

ہیں جو سب جہانوں کا پَرْوَرْدگار ہے۔ت) اسی لیے اللہ تعالیٰ اپنی حکمتِ کاملہ کے مطابق لوگوں کے دلوں میں ڈالے گا کہ پہلے اور[1] انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس جائیں اور وہاں سے محروم پھر کر اِن کی خدمت میں حاضر آئیں تاکہ سب جان لیں کہ مَنصبِ شفاعت اِسی سرکار کا خاصّہ ہے دوسرے کی مجال[2] نہیں کہ اس کا دروازہ کھول سکے، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔

یہ حدیثیں "صحیح بخاری" و "صحیح مسلم" تمام کتابوں میں مذکور اور اہلِ اسلام میں معروف و مشہور ہیں، ذکر کی حاجت نہیں کہ بہت طویل ہیں۔ شک لانے والا اگر دو حَرْف بھی پڑھا ہو تو "مشکوٰۃ شریف" کا اُردو میں ترجمہ منگا کر دیکھ لے یا کسی مسلمان سے کہے کہ پڑھ کر سُنادے۔ اور اِنہیں حدیثوں کے آخر میں یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ شفاعت کرنے کے بعد حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم بخششِ گنہگاران[3] کے لیے بار بار شفاعت فرمائیں گے اور ہر دفعہ اللہ تعالیٰ وہی کلمات فرمائے گا اور حُضور ہر مرتبہ بے شُمار بندگانِ خدا کو نجات بخشیں گے۔ میں اِن مشہور حدیثوں کے سِوا[4] ایک اَربعین یعنی چالیس حدیثیں اور[5] لکھتا ہوں جو گوشِ عوام[6] تک کم پہنچی ہوں، جن سے مسلمانوں کا ایمان

1... یعنی دیگر۔
2... طاقت۔
3... گناہگاروں کی بخشش۔
4... علاوہ۔
5... یعنی دوسری۔
6... عوام کے کانوں۔

ترقی پائے، مُنْکِر[1] کا دل آتشِ غَیظ[2] میں جل جائے، بالخُصُوص جن سے اس ناپاک تحریف کا رَدِ شریف ہو جو بعض بددینوں، خدا ناتَرسوں[3]، ناحق کوشوں[4]، باطل کَیشوں[5] نے معنیٔ شفاعت میں کیں اور انکارِ شفاعت کے چہرۂ نجس چھپانے کو[6] ایک جھوٹی صورت نام کی شفاعت دل سے گھڑی۔

ان حدیثوں سے واضح ہو گا کہ ہمارے آقائے اَعظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم شفاعت کے لیے مُتعَیَّن ہیں، اِنہی کی سرکار بیکس پناہ ہے[7]، اِنہی کے دَر سے بے یاروں کا نِباہ[8] ہے، نہ جس طرح ایک بدمذہب کہتا ہے کہ جس کو چاہے گا اپنے حکم سے شَفِیْع بنادے گا۔ یہ حدیثیں ظاہر کریں گی کہ ہمیں خُدا اور رَسول نے کان کھول کر ''شَفِیْع'' کا پیارا نام بتادیا اور صاف فرمایا کہ وہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ ہیں (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) نہ یہ کہ بات گول[9] رکھی ہو جیسے ایک بدبخت کہتا ہے کہ اُسی کے اختیار پر چھوڑ دیجئے جس کو وہ چاہے ہمارا شفیع کردے۔

1... انکار کرنے والے۔
2... غصہ کی آگ۔
3... خوفِ خدا نہ رکھنے والوں۔
4... ناحق بات کی کوشش کرنے والوں۔
5... جھوٹے عقیدے رکھنے والوں۔
6... شفاعت کے انکار کی ناپاک صورت کو چھپانے کیلئے۔
7... یعنی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ ہی بے سہاروں کا سہارا ہے۔
8... گزارا۔
9... مُبہم، غیر واضح۔

یہ حدیثیں مُژدۂ جانفزا[1] دیں گی کہ حُضور کی شفاعت نہ اس کے لیے ہے جس سے اتّفاقاً گناہ ہو گیا ہو اور وہ اس پر ہر وقت نادم و پریشان و ترساں ولرزاں[2] ہے جس طرح ایک دُزدِ باطن[3] کہتا ہے کہ چور پر تو چوری ثابت ہو گئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہیں اور چوری کو اس نے کچھ اپنا پیشہ نہیں ٹھہرایا مگر نفس کی شامت سے قُصور ہو گیا[4] سو اُس پر شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا ہے۔ نہیں نہیں اُن کے رب کی قسم! جس نے اُنہیں شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن کیا۔ اُن کی شَفاعت ہم جیسے رُوسِیاہوں[5]، پُر گناہوں[6]، سیاہ کاروں[7] سِتَم گاروں[8] کے لیے ہے جن کا بال بال گناہ میں بندھا ہے جن کے نام سے گناہ بھی نَنگ وعار[9] رکھتا ہے۔ ع

تَرسَم آلودہ شَوَد دامنِ عصیاں اَز مَن

(میں ڈرتا ہوں کہ گناہوں کا دامن میری وجہ سے آلودہ ہو جائے گا۔ ت)

وَحَسْبُنَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی الشَّفِیْعِ الْجَمِیْلِ

---

1 ... دل خوش کر دینے والی بشارت۔

2 ... خوف زدہ۔

3 ... دل کا چور۔

4 ... خطا ہو گئی۔

5 ... ذلیلوں۔

6 ... گناہوں میں ملوث۔

7 ... بدکاروں۔

8 ... ظالموں۔

9 ... شرم۔

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ بِاُلُوْفِ التَّبْجِیْلِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن.

(اور اللہ تعالیٰ ہمارے لیے کافی ہے اور کیا ہی خوب کارساز ہے اور دُرود و سلام نازل ہوں جمال والے شفیع پر اور ان کے آل و اصحاب پر ہزاروں تعظیم و تکریم کے ساتھ اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پَرْوَرْدگار ہے۔ت)

حدیث ۱ و ۲: امام احمد بسندِ صحیح اپنی ''مُسْنَد'' میں حضرت **عبداللہ بن عمر** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے اور ابنِ ماجہ حضرت **ابو موسیٰ اَشعری** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے راوِی، حُضور **شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم **فرماتے ہیں:** ((خُیِّرْتُ بَیْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَیْنَ أَنْ یَّدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِأَنَّها أَعَمُّ وَأَكْفٰی أَتَرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِیْنَ؟! لَا وَلٰكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِیْنَ الْخَطَّائِیْنَ الْمُتَلَوِّثِیْنَ))[1]

اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو شفاعت لو یا یہ کہ تمہاری آدھی اُمّت جنت میں جائے، میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ تمام اور زیادہ کام آنے والی ہے، کیا تم یہ سمجھ لیے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمانوں کے لیے ہے؟ نہیں بلکہ وہ اُن گنہگاروں کے واسطے ہے جو گناہوں میں آلودہ اور سخت خطاکار ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن.

(اے اللہ! دُرود و سلام اور برکت نازل فرما اُن پر، اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پَرْوَرْدگار ہے۔ت)

---

1. . . .مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۳۶۶/۲، حدیث: ۵۴۵۳، ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر الشفاعة، ۵۲۴/۴، حدیث: ۴۳۱۱۔

حدیث ۳: ابنِ عدی حضرت اُمُّ المومنین اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے راوی حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ((شَفَاعَتِيْ لِلْهَالِكِيْنَ مِنْ أُمَّتِيْ)) [1] میری شفاعت میرے اُن امتیوں کے لیے ہے جنہیں گناہوں نے ہلاک کر ڈالا، حق ہے۔

اے شفیع میرے، میں قربان تیرے، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ. (اللہ تعالٰی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر دُرود بھیجے۔ت)

حدیث ۴ تا ۸: حضرت ابوداؤد و ترمذی و ابنِ حبان و حاکم و بیہقی بافادۂ تصحیح حضرتِ اَنَس بن مالک اور ترمذی، ابنِ ماجہ، ابنِ حبان و حاکم حضرت جابر بن عبد اللہ اور طبرانی "معجم کبیر" میں حضرت عبد اللہ بن عباس اور خطیب بغدادی حضرت عبد اللہ ابنِ عمر فاروق و حضرت کعب بن عُجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے راوی، حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ((شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي)) [2] میری شفاعت میری اُمت میں اُن کے لیے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (اللہ تعالٰی آپ پر درود و سلام نازل فرمائے اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پَروَرْدگار ہے۔ت)

---

1 ... الکامل لابن عدی، عمرو بن مخرم، ۶/۲۶۱، رقم: ۱۳۱۷۔

2 ... ابو داود، کتاب السنة، باب فی الشفاعة، ۴/۳۱۱، حدیث: ۴۷۳۹، ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ما جاء فی الشفاعة، ۴/۱۹۸، حدیث: ۲۴۴۳-۲۴۴۴، ابن حبان، کتاب التاریخ، باب الحوض والشفاعة، ۸/۱۳۱، ۱۳۲، حدیث: ۶۴۳۴-۶۴۳۳، مستدرک حاکم، کتاب الایمان، شفاعتی لاھل الکبائر من امتی، ۱/۲۴۲، حدیث: ۲۳۶، ۲۳۹، سنن الکبری للبیھقی، کتاب الشھادات، باب من تجوز شھادته... الخ، ۱۰/۳۲۰، حدیث: ۲۰۷۷۴، معجم کبیر، ۱۱/۱۵۱، حدیث: ۱۱۴۵۴، ابن ماجه، کتاب الزھد، باب ذکر الشفاعة، ۴/۵۲۳، حدیث: ۴۳۱۰، تاریخ بغداد، رقم: ۴۰۴۶: الحسین بن احمد بن سلمة، ۸/۱۱۔

حدیث ۹: ابو بکر احمد بن علی بغدادی حضرت ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے راوی حُضور شَفِیۡعُ الۡمُذۡنِبِیۡن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ((شَفَاعَتِيْ لِأَهْلِ الذُّنُوْبِ مِنْ أُمَّتِي)) میری شفاعت میرے گنہگار اُمتیوں کے لیے ہے۔ ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے عرض کی: ((وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ)) اگرچہ زانی ہو، اگرچہ چور ہو۔ فرمایا: ((وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي الدَّرْدَاء))[1] اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو برخلاف خواہشِ ابودرداء کے۔

حدیث ۱۰ و ۱۱: طبرانی و بیہقی حضرت بُرَیدہ اور طبرانی "معجم اَوسط" میں حضرت اَنَس[2] رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے راوی، حُضور شَفِیۡعُ الۡمُذۡنِبِیۡن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ((أَنْ أَشْفَعَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَكْثَرَ مِمَّا عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ مِنْ شَجَرٍ وَحَجَرٍ وَمَدَرٍ))[3] یعنی رُوئے زمین پر جتنے پیڑ، پتھر، ڈھیلے ہیں میں قیامت میں ان سب سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت فرماؤں گا۔

حدیث ۱۲: بخاری، مُسلِم[4]، حاکِم، بَیہقی حضرتِ ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے راوی، وَاللَّفْظُ لِهٰذَيْن (اور الفاظ حاکم و بیہقی کے ہیں۔ت) حُضور شَفِیۡعُ الۡمُذۡنِبِیۡن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ((شَفَاعَتِيْ لِمَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا يُصَدِّقُ قَلْبُهٗ

---

1 ... تاریخ بغداد، رقم: ۴۱۷: محمد بن ابراھیم بن محمد بن یزید، ۱/ ۴۳۳۔

2 ... قد وجدنا ھذہ الروایۃ عن انیس الانصاری۔

3 ... معجم اوسط، ذکر من اسمہ محمد، ۴/ ۱۰۴، حدیث: ۵۳۶۰۔

انظر مسند امام احمد، حدیث بریدۃ الاسلمی، ۹/ ۷، حدیث: ۲۳۰۰۴۔

4 ... بخاری، کتاب العلم، باب الحرص علی الحدیث، ۱/ ۵۳، حدیث: ۹۹، مسلم، کتاب الایمان، باب اختباء النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ الشفاعۃ لامتہ، ص ۱۰۸، حدیث: ۴۹۱۔

لِسَانَہٗ))[1] میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لیے ہے جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو۔

حدیث ۱۳: احمد، طبرانی وبزّار حضرت مُعاذ بن جَبَل و حضرت ابو موسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے راوی، حضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ((أَنَّهَا أَوْسَعُ لَهُمْ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ وَلَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا))[2] شفاعت میں امت کے لیے زیادہ وُسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے واسطے ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے یعنی جس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

حدیث ۱۴: طبرانی ''معجم اوسط'' میں حضرت ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے راوی، حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ((آتِيْ جَهَنَّمَ فَأَضْرِبُ بَابَهَا فَيُفْتَحُ لِيْ فَأَدْخُلُهَا فَأَحْمَدُ اللهَ مَحَامِدَ مَا حَمِدَهٗ أَحَدٌ قَبْلِيْ مِثْلَهَا وَلَا يَحْمَدُهٗ أَحَدٌ بَعْدِيْ ثُمَّ أُخْرِجُ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ إِلَّا اللهُ))، ملخّصاً[3]۔ میں جہنّم کا دروازہ کھلوا کر تشریف لے جاؤں گا وہاں خُدا کی تعریف کروں گا، ایسی نہ مجھ سے پہلے کسی نے کی، نہ میرے بعد کوئی کرے پھر دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال لوں گا جس نے خالص دل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا۔ (خلاصۂ حدیث۔ت)

---

1 . . . مستدرک حاکم، کتاب الایمان، شفاعتی لمن شھد ان لا الٰہ الا اللہ. . . الخ، ۱/۲۴۸، حدیث: ۲۴۱۔

2 . . . مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث ابی موسی الاشعری، ۷/۱۷۰، حدیث: ۱۹۷۴۵۔
معجم کبیر، ۲۰/۱۶۳، حدیث: ۳۴۲، ۳۴۳۔
مسند البزار، مسند معاذ بن جبل، ۷/۱۱۹، حدیث: ۲۶۷۴۔

3 . . . معجم اوسط، ذکر من اسمہ علی، ۳/۵۳، حدیث: ۳۸۴۵۔

حدیث ۱۵ : حاکم بافادۂ تصحیح اور طبرانی و بیہقی حضرت **عبداللّٰہ بن عباس** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے راوی، حُضور **شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم **فرماتے ہیں:** ((یُوْضَعُ لِلْاَنْبِیَاءِ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ فَيَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا وَيَبْقٰى مِنْبَرِيْ لَا أَجْلِسُ عَلَيْهِ أَوْ لَا أَقْعُدُ عَلَيْهِ قَائِمًا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي مَخَافَةَ أَنْ يُبْعَثَ بِيْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَبْقٰى أُمَّتِيْ بَعْدِيْ فَأَقُوْلُ: يَارَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا مُحَمَّدُ مَا تُرِيْدُ أَنْ أَصْنَعَ بِأُمَّتِكَ؟ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ عَجِّلْ حِسَابَهُمْ فَمَا أَزَالُ أَشْفَعُ حَتّٰى أُعْطٰى صِكَاكًا بِرِجَالٍ قَدْ بُعِثَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ حَتّٰى أَنَّ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ يَقُوْلُ: يَا مُحَمَّدُ مَا تَرَكْتَ لِغَضَبِ رَبِّكَ فِيْ أُمَّتِكَ مِنْ نِقْمَةٍ)) (1)

انبیا کے لیے سونے کے منبر بچھائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے، اور میرا منبر باقی رہے گا کہ میں اس پر جُلُوس نہ فرماؤں گا (2) بلکہ اپنے رب کے حُضور سَر وقَد (3) کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو مجھے جنّت میں بھیج دے اور میری امّت میرے بعد رہ جائے، پھر عرض کروں گا: اے رب میرے! میری امّت، میری امّت۔ اللّٰہ تعالٰی فرمائے گا: اے محمد! تیری کیا مرضی ہے میں تیری امّت کے ساتھ کیا کروں؟ عَرض کروں گا: اے رب میرے! اِن کا حساب جلد فرمادے۔ پس میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے اُن کی رہائی کی چِٹّھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک داروغۂ

---

1 . . . مستدرک حاکم، کتاب الایمان، للانبیاء منابر من ذھب، ۱/ ۲۴۲، حدیث: ۲۲۸۔
معجم اوسط، ذکر من اسمہ ابراھیم، ۲/ ۱۷۸، حدیث: ۲۹۳۷۔

2 . . . نہ بیٹھوں گا۔

3 . . . سیدھا۔

دوزخ[1] عَرض کرے گا: اے محمد! آپ نے اپنی اُمّت میں رب کا غَضَب نام کو نہ چھوڑا[2]۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

(اے اللہ! دُرود و برکت نازل فرما اُن پر اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پَروَرْدگار ہے۔ت)

حدیث ۱۶ تا ۲۱ : بخاری و مسلم و نسائی حضرت جابر بن **عبد اللہ**، اور احمد بسندِ حَسَن اور بخاری "تاریخ" میں اور بزّار اور طبرانی و بیہقی و اَبُو نُعَیم حضرتِ **عبد اللہ** بن عباس اور احمد بسندِ حَسَن و بزّار بسندِ جیّد و دارمی و ابنِ ابی شیبہ و ابو یعلٰی و ابو نُعَیم و بیہقی حضرت ابو ذر اور طَبَرانی "معجمِ اوسط" میں بسندِ حضرت ابو سعید خدری اور "کبیر" میں حضرت سائب ابنِ یزید اور احمد باسنادِ حَسَن اور ابنِ ابی شیبہ و طبرانی حضرت ابو موسٰی اَشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ سے راوی: وَاللَّفْظُ لِجَابِرٍ (اور لفظ حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کردہ حدیث کے ہیں۔ت)

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((وَأُعْطِیْتُ مَا لَمْ یُعْطَ أَحَدٌ قَبْلِیْ)) إِلٰی قَوْلِہٖ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((وَأُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ))[3]

---

1 ... جہنم پر مُقرّر فرشتہ حضرت مالک عَلَیْہِ السَّلَام۔

2 ... یعنی اپنی امت کے معاملے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو بجھا دیا ہے۔

3 ... بخاری، کتاب التیمم، باب التیمم، ۱/۱۳۴، حدیث: ۳۳۵، مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب المساجد ومواضع الصلاۃ، ص۲۱۰، حدیث: ۱۱۶۳، نسائی، کتاب الغسل والتیمم، باب التیمم بالصعید، ص۷۷، حدیث: ۴۳۰، مسند بزار، مسند عبد اللہ بن عباس، ۱۱/۱۲۶، حدیث: ۴۰۷۷، مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عباس، ۱/۶۴۵، حدیث: ۲۷۴۲، مسند بزار، مسند ابی ذر الغفاری، ۹/۴۶۱، حدیث: ۴۰۷۷، معجم کبیر، ۱۱/۶۱، حدیث: ۱۱۰۸۵، شعب الایمان، باب فی حشر الناس... الخ، فصل فی اصحاب الکبائر... الخ، ۱/۲۸۳، حدیث:

(حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مجھے وہ کچھ عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دیا گیا۔" یہاں تک فرمایا کہ "مجھے شفاعت دی گئی۔" ت)

ان چھئوں حدیثوں[1] میں یہ بیان ہوا ہے کہ حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: میں شفیع مُقرَّر کر دیا گیا اور شفاعت خاص مجھی کو عطا ہوگی، میرے سوا کسی نبی کو یہ منصب نہ ملا۔

حدیث ۲۲ و ۲۳: ابنِ عباس وابو سعید وابو موسیٰ سے انہیں حدیثوں میں وہ مضمون بھی ہے جو احمد و بخاری و مسلم نے اَنس اور شیخین نے ابو ہُرَیرہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن) سے روایت کیا کہ حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً قَدْ دَعَا بِهَا فِيْ أُمَّتِهِ وَاسْتُجِيْبَ لَهُ))[2]. وَهٰذَا اللَّفْظُ لِأَنَسٍ وَلَفْظُ أَبِيْ سَعِيْدٍ: ((لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أُعْطِيَ دَعْوَةً فَتَعَجَّلَهَا))[3] وَلَفْظُ ابْنِ عَبَّاسٍ:

---

۳۰۴ (عن جابر)، حلیۃ الاولیاء، ابوالحکم سیار، ۸/۳۵۳، حدیث: ۱۲۴۷۶، (عن جابر)، مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی ذر غفاری، ۸/۹۹، حدیث: ۲۱۴۹۱، دارمی، کتاب السیر، باب الغنیمۃ... الخ، ۲/۲۹۵، حدیث: ۲۴۶۷، مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، ما اعطی اللہ محمداً صلی اللہ علیہ وسلم، ۱۲/۳۸۸، حدیث: ۳۲۲۹۹ (عن جابر)، معجم اوسط، من اسمہ محمد، ۵/۳۱۰، حدیث: ۷۴۳۹، معجم کبیر، ۷/۱۵۵، حدیث: ۶۶۷۴۔ مسند امام احمد، مسند الکوفیین، ۷/۱۷۳، حدیث: ۱۹۷۵۶، مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، ما اعطی اللہ محمداً، ۱۲/۳۸۹، حدیث: ۳۲۳۰۲۔

[1] ... یعنی حدیث نمبر ۱۶ تا ۲۱۔

[2] ... بخاری، کتاب الدعوات، باب لکلّ نبی دعوۃ مستجابۃ، ۴/۱۸۹، حدیث: ۶۳۰۵، مسلم، کتاب الایمان، باب اختباء النبی... الخ، ص ۱۰۸، حدیث: ۴۹۴، مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۲۷۰، حدیث: ۱۲۳۷۹۔

[3] ... معجم اوسط، من اسمہ محمد، ۵/۳۱۰، حدیث: ۷۴۳۹۔

((لَمْ يَبْقَ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ سُؤْلَهُ))[1]. رَجَعْنَا إِلَى لَفْظِ أَنَسٍ وَأَلْفَاظُ الْبَاقِيْنَ كَمِثْلِهِ مَعْنًى، قَالَ: ((وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِأُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))[2]. زَادَ أَبُوْ مُوْسٰى: ((جَعَلْتُهَا لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئاً))[3].

("ہر نبی کے لیے ایک خاص دعا ہے جو وہ اپنی امّت کے بارے میں کر چکا ہے اور وہ قبول ہوئی ہے۔" یہ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی روایت کے الفاظ ہیں اور حضرت ابو سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروِی حدیث کے الفاظ یوں ہیں کہ "نہیں ہے کوئی نبی مگر یہ کہ اُسے ایک خاص دعا عطا ہوئی جسے اس نے دنیا میں مانگ لیا، روایتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے الفاظ ہیں کہ "کوئی نبی نہ بچا جس کو خاص دُعا عطا نہ ہوئی ہو۔" ہم حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ والی حدیث کے الفاظ کی طرف رجوع کرتے ہیں، باقی راویوں کے الفاظ معنیٰ کے اعتبار سے اُن ہی کی مِثل ہیں۔ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امّت کی شفاعت کے لیے بچا رکھا ہے۔" ابو موسیٰ نے اپنی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ میں ہر اُس امّتی کے لیے شفاعت کروں گا جو اس حال پر مرا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا۔ت)

یعنی انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اگرچہ ہزاروں دُعائیں قبول ہوتی ہیں مگر ایک دُعا انہیں خاص جناب باری تَبَارَكَ وَتَعَالٰی سے ملتی ہے کہ جو چاہے مانگ لو بے شک دیا جائے گا۔ تمام انبیاء آدم سے عیسٰی (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) تک سب اپنی اپنی وہ دُعا دنیا میں کر چکے اور میں نے آخرت کے لیے اٹھا رکھی، وہ میری شفاعت ہے میری امّت کے لیے قیامت

---

1 . . . سنن الکبریٰ للبیھقی، کتاب الصلاۃ، باب اینما ادرکتک الصلاۃ . . . الخ، ۲/ ۲۰۸، حدیث: ۴۲۶۶۔

2 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب اختباء النبی . . . الخ، ص ۱۰۸، حدیث: ۴۹۴۔

3 . . . مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث ابی موسی الاشعری، ۷/ ۱۴۳، حدیث: ۱۹۷۵۶۔

کے دن، میں نے اسے اپنی ساری امت کے لیے رکھا ہے جو ایمان پر دنیا سے اُٹھی۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا بِجَاھِہٖ عِنْدَكَ آمِیْن! (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ان کی اِس وجاہت کے صدقے میں عطا فرما جو اُن کو تیری بارگاہ میں حاصل ہے۔ت)

اَللّٰہُ اَکْبَر! اے گنہگارانِ اُمّت! کیا تم نے اپنے مالک و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی یہ کمالِ رأفت و رحمت اپنے حال پر نہ دیکھی[1] کہ بارگاہِ الٰہی عَزَّجَلَالُہٗ سے تین سوال حضور کو ملے کہ جو چاہو مانگ لو عطا ہوگا۔ حُضور نے ان میں کوئی سوال اپنی ذاتِ پاک کے لیے نہ رکھا، سب تمہارے ہی کام میں صرف فرمادیئے، دو سوال دنیا میں کیے وہ بھی تمہارے ہی واسطے، تیسرا آخرت کو اٹھا رکھا[2]، وہ تمہاری اس عظیم حاجت کے واسطے جب اس مہربان مولیٰ رؤف و رحیم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سوا کوئی کام آنے والا، بگڑی بنانے والا نہ ہوگا (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم)۔ حق فرمایا حضرت حق عَزَّوَجَلَّ نے:

عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾ (پ ۱۱، توبہ: ۱۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

وَاللّٰہِ الْعَظِیْم! قسم اُس کی جس نے انہیں آپ پر مہربان کیا ہرگز ہرگز کوئی ماں اپنے عزیز پیارے اکلوتے بیٹے پر زِنہار[3] اتنی مہربان نہیں جس قدر وہ اپنے ایک ایک اُمّتی پر

1 . . . اے امت کے گناہگارو! کیا تم نے اپنے معاملے میں حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کامل شفقت و رحمت نہیں دیکھی۔

2 . . . تیسرا آخرت کیلئے باقی رکھا۔

3 . . . ہرگز۔

مہربان ہیں (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم)۔ الٰہی! تو ہمارا عجز و ضُعف[1] اور اُن کے حقوقِ عظیمہ[2] کی عظمت جانتا ہے۔ اے قادِر! اے واحِد! ہماری طرف سے اُن پر اور اُن کی آل پر وہ برکت والی دُرودیں نازل فرما جو اُن کے حُقوق کو وافِی ہوں اور اُن کی رَحمتوں کو مکافِی[3]۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ قَدْرَ رَأْفَتِهٖ وَرَحْمَتِهٖ بِأُمَّتِهٖ وَقَدْرَ رَأْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ بِهٖ آمِیْن آمِیْن اِلٰهَ الْحَقِّ، آمِیْن.

(اے اللہ! دُرود و سلام اور برکت نازل فرما آپ پر، آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر جتنا کہ وہ اپنی اُمت پر مہربان اور رحمت والے ہیں اور جس قدر تو اُن پر مہربان اور رحیم ہے۔ اے معبودِ برحق! ہماری دُعا قبول فرما۔ت)

سُبْحٰنَ اللہ! امّتیوں نے اُن کی رحمتوں کا یہ مُعاوَضہ[4] رکھا کہ کوئی افضلیت میں تَشْکِیکیں[5] نکالتا ہے، کوئی اُن کی تعریف اپنی سی جانتا ہے[6]، کوئی اُن کی تعظیم پر بگڑ کر کَرّاتا[7] ہے۔ اَفعالِ محبت کا بدعت نام، اِجلال واَدَب پر شرک کے اَحکام[8]،

1... ہمارا عاجز و کمزور ہونا۔

2... یعنی امت پر لازم پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عظیم حقوق۔

3... جو اُن کے ہم پر لازم حقوق اور ان کی رحمتوں اور شفقتوں کو کافی ہوں۔

4... بدلہ۔

5... یعنی شکوک و شبہات۔

6... اپنی جیسی سمجھتا ہے۔

7... شور کرتا۔

8... یعنی عشقِ رسول میں انجام دیئے جانے والے کاموں کو بدعت اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعظیم وادب بجالانے کو مَعَاذَ اللہ شرک قرار دینا۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم (بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور ہم کو اُسی کی طرف لوٹنا ہے، عنقریب ظالم جان لیں گے کہ کس کروٹ پر پلٹتے ہیں اور اللہ بلند و عظیم کی توفیق کے بغیر نہ تو گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت۔ت)

حدیث ۲۴: "صحیح مسلم" میں حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروِی، حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: **اللہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال عطا فرمائے، میں نے دو بار تو دنیامیں عرض کرلی: ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي)) الٰہی! میری اُمت کی مغفرت فرما، الٰہی! میری اُمت کی مغفرت فرما۔ ((وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ إِلَيَّ فِیْهِ الْخَلْقُ حَتّٰی إِبْرَاھِیْم))**[1] **اور تیسری عرض اُس دن کے لیے اُٹھا رکھی**[2] **جس میں مخلوقِ الٰہی میری طرف نِیاز مَند**[3] **ہوگی یہاں تک کہ ابراہیم خَلِیْلُ اللہ** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔

وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن (اور دُرود و سلام و برکت نازل فرما اُن پر اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پَروَرْدگار ہے۔ت)

حدیث ۲۵: بیہقی حضرت ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے راوی، حضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے شبِ اَسریٰ اپنے رب سے عرض کی: **تو نے انبیاء** عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام **کو یہ**

---

1. ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب بیان انّ القرآن علی سبعۃ...الخ، ص۳۱۸، حدیث: ۱۹۰۴۔
2. ...باقی رکھی۔
3. ...محتاج۔

یہ فضائل بخشے، رب عَزَّمَجْدُہٗ نے فرمایا: ((أَعْطَيْتُكَ خَيْرًا مِنْ ذٰلِكَ -اِلٰى قَوْلِهٖ:- خَبَأْتُ شَفَاعَتَكَ وَلَمْ أَخْبَأْهَا النَّبِيَّ غَيْرَكَ)) [1] میں نے تجھے جو عطا فرمایا وہ ان سب سے بہتر ہے، میں نے تیرے لیے شفاعت چھپا رکھی اور تیرے سوا دوسرے کو نہ دی۔

حدیث ۲٦ : ابنِ ابی شَیبہ و ترمذی بافادۂ تحسین و تصحیح اور ابنِ ماجہ و حاکم بحکمِ تصحیح حضرت اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے راوی حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ)) [2] قیامت کے دن میں انبیاء کا پیشوا اور ان کا خطیب اور ان کا شفاعت والا ہوں اور یہ کچھ فخر کی راہ سے [3] نہیں فرماتا۔

حدیث ۲۷ تا ۴۰ : ابنِ مَنِیع حضرت زید بن اَرقم وغیرہ چودہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے راوی، حضرت شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ((شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهَا لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِهَا)) [4] میری شفاعت روزِ قیامت حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا اس کے قابل نہ ہو گا۔

---

1 ...الشفا، الباب الثالث، الفصل الاول، ص ۱۷۰، الجزء الاول (عن ابن وھب)۔

2 ...مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، ما اعطی اللہ محمداً صلی اللہ علیہ وسلم، ۳۸۷/۱٦، حدیث: ۳۲۲۹۷۔
ترمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل النبی، ۳۵۳/۵، حدیث: ۳٦۳۳۔
ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر الشفاعۃ، ۵۲۷/۴، حدیث: ۴۳۱۴۔
مستدرک حاکم، کتاب الایمان، اذا کان یوم القیامۃ...الخ، ۲۵۱/۱، حدیث: ۲۴۹۔

3 ...یعنی بطورِ فخر۔

4 ...جامع صغیر، حرف الشین، ص ۳۰۱، حدیث: ۴۸۹٦ (عن ابن منیع)۔
المطالب العالیۃ، کتاب الفتن، باب الشفاعۃ، ٦۹۱/۸، حدیث: ۴۵۵۵۔

مُنْکِر مسکین[1] اس حدیثِ مُتواتِر[2] کو دیکھے اور اپنی جان پر رحم کرکے شفاعتِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان لائے۔

اَللّٰھُمَّ إِنَّکَ تَعْلَمُ ھَدَیْتَ فَاٰمَنَّا بِشَفَاعَةِ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلْنَا مِنْ أَھْلِهَا فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ یَا أَھْلَ التَّقْوٰی وَاَھْلَ الْمَغْفِرَةِ وَاجْعَلْ أَشْرَفَ صَلَوَاتِکَ وَأَنْمٰی بَرَکَاتِکَ وَأَزْکٰی تَحِیَّاتِکَ عَلٰی ھٰذَا الْحَبِیْبِ الْمُجْتَبٰی وَالشَّفِیْعِ الْمُرْتَجٰی وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ دَائِمًا أَبَدًا، آمِیْن یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن.

(اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو جانتا ہے، بے شک تو نے ہدایت عطا فرمائی ہے تو ہم تیرے حبیب محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شفاعت پر ایمان لائے ہیں۔ اے اللہ! تو ہمیں دُنیا وآخرت میں لائقِ شَفاعت بنادے۔ اے تقویٰ و مغفرت والے! اپنا افضل درود، اکثر بَرکات اور پاکیزہ تحیّات بھیج اُس منتخب محبوب پر جن کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے اور ان کی آل اور اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔ اے بہترین رحم فرمانے والے! ہماری دُعا کو قبول فرما۔ اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پَرورْدگار ہے۔ ت)

---

[1] ... یعنی انکار کرنے والا بے چارہ۔

[2] ... حدیثِ متواتر: وہ حدیث جس کو سَنَد کے ہر طبقہ میں راویوں کی اتنی بڑی تعداد روایت کرے جس کا جھوٹ پر متفق ہونا عقلاً محال ہو اور سند کی انتہاء اَمرِ حِسّی پر ہو۔ حدیث کے درجۂ تواتر تک پہنچنے کیلئے چار شرائط ہیں: (1) حدیث کے راوی کثیر ہوں۔ (2) یہ کثرت سَنَد کے تمام طبقات میں پائی جائے یعنی ابتداء سے انتہاء تک راوی کثیر ہوں۔ (3) یہ کثرت اس درجہ کی ہو کہ عادۃً یا اتفاقاً اُن کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو۔ (4) سند کی انتہاء اَمرِ حِسّی پر ہو۔ (نصاب اصول حدیث، ص ۳۱)

ماخذ و مراجع

القرآن الکریم		کلامِ باری تعالیٰ	
کتاب	**ناشر و سنِ اشاعت**	**کتاب**	**ناشر و سنِ اشاعت**
کنز الایمان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	صحیح ابن حبان	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۱۷ھ
مصنف عبد الرزاق	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۲۱ھ	الکامل لابن عدی	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۱۸ھ
مصنف ابن ابی شیبہ	دار قرطبہ بیروت،۱۴۲۷ھ	مستدرک حاکم	دار المعرفۃ بیروت،۱۴۱۸ھ
مسند احمد	دار الفکر بیروت،۱۴۱۴ھ	حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۱۹ھ
سنن دارمی	دار الکتاب العربی بیروت،۱۴۰۷ھ	سنن کبریٰ	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۲۴ھ
صحیح البخاری	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۱۹ھ	شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۲۱ھ
صحیح مسلم	دار الکتاب العربی بیروت، ۱۴۲۷ھ	تاریخ بغداد	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۱۷ھ
سنن ابن ماجہ	دار المعرفہ بیروت، ۱۴۲۰ھ	مسند الفردوس	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۰۶ھ
سنن ابی داود	دار احیاء التراث العربی،۱۴۲۱ھ	الشفا	مرکز اہل سنت برکات رضا،۱۴۲۳ھ
سنن ترمذی	دار الفکر بیروت،۱۴۱۲ھ	المطالب العالیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۲۴ھ
مسند البزار	مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ، ۱۴۲۴ھ	جامع صغیر	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۲۵ھ
سنن نسائی	دار الکتب العلمیہ بیروت،2009ء	شرح زرقانی علی المواہب	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۱۷ھ
معجم کبیر	دار احیاء التراث العربی،۱۴۲۲ھ	تیسیر مصطلح الحدیث	مکتبہ المدینہ باب المدینہ،۱۴۳۶ھ
معجم اوسط	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۲۰ھ	نصاب اصول حدیث	مکتبہ المدینہ باب المدینہ،۱۴۳۰ھ

فہرست

فہرست کتبِ اعلیٰ حضرت (المدينة العلمية)

کتاب	صفحات	کتاب	صفحات
کنزالایمان مع خزائن العرفان	۱۱۸۵	والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق	۱۲۵
جد الممتار(۷جلدیں)	۴۰۰۰	معاشی ترقی کا راز	۳۹
أجلى الإعلام	۷۰	ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	۵۶۱
الإجازات المتينة	۶۲	شریعت وطریقت	۵۷
إقامة القيامة	۶۰	ولایت کا آسان راستہ (تصور شیخ)	۶۰
كفل الفقيه الفاهم	۷۴	اعلیٰ حضرت سے سوال جواب	۱۰۰
الزمزمة القمرية	۹۳	حقوقُ العباد کیسے معاف ہوں؟	۴۷
تمهيد الإيمان	۷۷	ثبوتِ ہلال کے طریقے	۶۳
الفضل الموهبي	۴۶	دس عقیدے	۲۰۰
التعليق الرضوي على صحيح البخاري	۴۵۸	ایمان کی پہچان	۷۴
الوظيفة الكريمة	۴۶	اولاد کے حقوق	۳۱
راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل	۴۰	**عنقریب شائع ہونے والی**	
کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات	۱۹۹	أنوار المنان في توحيد القرآن	۸۷
فضائل دعا	۳۲۶	الفتاوى المختارة	۱۳۵
عیدین میں گلے ملنا کیسا؟	۵۵	حواشي الهداية وشروحها	–

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لئے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے ''مدنی انعامات'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''مدنی قافلوں'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net